عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ قال مالی اراکم
رافعی ایدیکم کانہا اذ ناب خیل شمس اسکوا فی الصلوة
حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے (اور ہمیں رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا) کیا ہے کہ میں تمہیں اس طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے سرکش
گھوڑوں کی دُمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو۔
ازالۃ الرین
عن مسئلۃ ترک رفع الیدین
مؤلف
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی
استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
ناشر
ضیاء العلوم پبلی کیشنز
راولپنڈی پاکستان

نام کتاب: **ازالة الرين**
عن مسئلة ترک رفع اليدين

تصنیف: شیخ الحدیث علامہ محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: قاضی محمد یعقوب چشتی

بار طبع: اپریل 2007

قیمت: ...... روپے

ناشر: سید شہاب الدین شاہ
ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان

رابطہ: 0333- 5166587 - Fax 051-4580404
Email:ziauloom@isb.paknet.com.pk

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

ہمارا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے **اُٹھتے وقت رفع یدین ممنوع اور خلاف سنت ہے** اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے خلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

1: "عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول الله ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰة" (مسلم شریف جلد اوّل ص ۱۸۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے پھر فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں یوں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا وہ ہاتھ سرکش گھوڑوں کے دُمیں ہیں نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔

اس حدیث شریف سے روز روشن سے زیادہ واضح ہوگیا کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے اور آپ کے ارشاد کے بعد رفع یدین سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

برھان بصورت قیاس اقترانی

صغریٰ: نماز میں رکوع کے وقت رفع یدین سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے
کبریٰ: جس سے رسول اللہ ﷺ منع فرمائیں ممنوع ہے۔
اسقاط حد اوسط پر نتیجہ آیگا۔ نماز میں رکوع کے وقت رفع یدین ممنوع ہے۔

صغریٰ کا اثبات مسلم شریف میں مذکور صحیح حدیث سے ہے اور کبریٰ بدیہی ہے کہ ہر مسلمان کے نزدیک مسلّم ہے کہ جس سے رسول اللہ ﷺ منع فرمائیں ممنوع ہے لہٰذا نتیجہ یقیناً درست، **قیاس استثنائی اتصالی سے دلیل** یوں مرتب ہوگی۔

مقدم: اگر نماز میں رکوع کے وقت رفع یدین کیا جائے۔
تالی: تو حدیث صحیح کا خلاف لازم آئے گا۔

لیکن حدیث صحیح کا خلاف باطل تو نماز میں رکوع کے وقت رفع یدین باطل جب رفع یدین نماز میں رکوع کے وقت باطل ہوا تو عدم رفع یدین ثابت کیونکہ جب ایک نقیض باطل ہو تو دوسری کا ثبوت واجب وضروری ہوجاتا ورنہ ارتفاع نقیض لازم آئے گا۔ جو باطل ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ کی روایت پر ایک غیر مقلد وہابی کی رائے زنی:

تقریباً تین ماہ قبل ایک مخلص نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کا حکم مجھ سے دریافت کیا میں نے چند احادیث مبارکہ ترک رفع یدین سے متعلق انہیں لکھ دیں ان احادیث میں حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث بھی تھی اس روایت پر ایک غیر مقلد نے درج ذیل رائے زنی کی:

"اس روایت کو امام مسلم نے نماز میں سلام پھیرنے کے باب میں نقل کیا ہے کیونکہ اسی حدیث کی روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

كنا اذا صلينا مع رسول الله ﷺ قلنا السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة واشار بيده الى الجانبين ، یعنی جب ہم نماز پڑھتے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو ساتھ ہی دونوں طرف ہاتھ بھی اُٹھاتے۔"

مذکورہ عبارت میں غیر مقلد صاحب نے کئی غلطیاں کی ہیں۔

غلطی نمبر 1: باب سکون فی الصلوٰۃ کی نسبت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب کی ہے حالانکہ حاشیہ مسلم پر مذکورہ ابواب امام مسلم رحمہ اللہ نے رقم نہیں فرمائے بلکہ بعد میں علماء نے ذکر کئے ہیں مؤرخ شہیر علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ کشف الظنون میں ارقام فرماتے ہیں۔

"لم يذكر تراجم الابواب وقد ترجم جماعة ابوابه"

(کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ج اول)

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابواب ذکر نہیں کئے علماء کی ایک جماعت نے مسلم شریف کے ابواب ذکر کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابواب مسلم شریف کے حاشیہ پر درج ہیں اور کتاب میں انہیں ذکر نہیں کیا گیا۔

غلطی نمبر 2: دو حدیثوں کو ایک کہہ دیا جیسا کہ (اسی حدیث کی روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں) سے عیاں ہے حالانکہ تمیم بن طرفہ سے مروی حدیث اور عبداللہ بن القبطیہ سے مروی دو الگ الگ حدیثیں ہیں کیونکہ ان دونوں حدیثوں کی سندیں الگ الگ ہیں اور اختلاف اسناد اختلاف وتعدد حدیث کو مستلزم ہے فاضل المعی علامہ نور الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

" در اصطلاح محدثین حدیث بتعدد اسناد متعدد می باشد "

(تیسیر القاری شرح صحیح بخاری جلد اول)

محدثین کی اصطلاح میں اسناد کے تعدد سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں سیاق حدیث بھی اس پر دال ہے کہ تمیم بن طرفہ اور عبداللہ بن القبطیہ سے مروی الگ الگ حدیثیں ہیں کیونکہ تمیم بن طرفہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام نماز پڑھ رہے تھے اور نبی کریم ﷺ نماز میں ان کے ساتھ شریک نہ تھے اور صحابہ کرام کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھ کر اس سے ممانعت فرمائی اور عبداللہ بن القبطیہ کی مروی حدیث کے سیاق سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام ﷺ نبی کریم ﷺ کی معیت میں نماز ادا کر رہے تھے سلام کے وقت آپ نے انہیں رفع یدین کرتے دیکھ کر ممانعت فرمائی دونوں حدیثوں کے سیاق میں وحدت نہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ یہ دونوں الگ الگ حدیثیں ہیں۔

مزید برآں دو حدیثوں کو ایک کہنے سے غیر مقلدوں کو فائدہ بھی کوئی نہیں کیونکہ حدیث شریف کے الفاظ اسکنوا فی الصلوٰۃ عام ہیں اور اعتبار عموم الفاظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص مورد کا

غلطی نمبر 3: حدیث شریف میں مذکور لفظ اشار صیغہ واحد مذکر غائب ہے اس کا ترجمہ جمع متکلم والا کیا گیا ہے اور لفظ "ساتھ ہی" بھی خود ساختہ ہے ورنہ حدیث شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس کا یہ ترجمہ ہو۔

ایک وہم کا ازالہ: غیر مقلد صاحب نے مزید لکھا ہے اس حدیث میں اگر اس بات سے دلیل لینی ہے۔ اسکنوا فی الصلوۃ تو سوال یہ ہے کہ پھر پہلی تکبیر کے وقت کی رفع یدین کا اس سے استثنٰی کیسے ہوگا اس لئے

کہ نماز میں سکون اختیار کرو تو الفاظ عام ہیں اس سے آپ رکوع والی رفع یدین کی نفی کر رہے ہیں تو پہلی رفع یدین کا ثبوت کیسے نکال رہے ہیں۔

مذکورہ وہم کا ازالہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ ہمارے نزدیک نماز کا رکن نہیں شرط ہے اور شئی کی شرط شئی سے خارج ہوتی ہے۔ تو تکبیر تحریمہ نماز میں داخل ہی نہیں تا کہ اس کے استثناء کی ضرورت پڑے۔

غلطی نمبر 4: رفع یدین مذکر ہے۔ فیروز اللغات میں ہے۔ ”رفع یدین، ع، مذ، نماز میں تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھانا۔ (فیروز اللغات ص ۷۱۳)

غیر مقلد صاحب نے اسے مؤنث سمجھ لیا ہے جیسا کہ ”رکوع والی رفع یدین“ ”پہلی رفع یدین“ سے واضح ہے۔

مقام حیرت: جو شخص کثیر الاستعمال اور سہل الفاظ میں مذکر و مؤنث کی تمیز نہیں کر سکتا وہ بھی احادیث مبارکہ اور اہم مسائل دینیہ میں بڑی ڈھٹائی اور سینہ زوری سے کلام کرتا ہے۔ بعض احباب سے معلوم ہوا ہے۔ غیر مقلد صاحب کسی مدرسہ میں مدرس ہیں۔

گر ہمیں است مکتب وملا   کار طفلان تمام خواہد شد

ہم نے ترک رفع یدین کے بیان میں حضرت براء بن عازب ؓ کی حدیث بھی ذکر کی تھی اس کے متعلق غیر مقلد صاحب نے لکھا ہے۔

”حضرت براۃ بن عازب کی روایت سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث کے الفاظ میں ایک لفظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے جو اصل کتاب میں نہیں اور وہ لفظ ہے۔ ابھا ماہ اور اس حدیث میں ایک اور لفظ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جو اصل کتاب میں نہیں ہے شحمتی“

جن الفاظ کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ حضرت براء بن عازب ؓ کی روایت کردہ حدیث میں نہیں اضافہ کیا گیا ہے درست نہیں حضرت براء ؓ سے مروی حدیث بہت سے محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کی ہے بعض الفاظ کے اختلاف سے۔ جن میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

ابوداؤد، مصنف عبدالرزاق ج۱، شرح معانی الآثار، مسند ابی یعلی، دار قطنی وغیرہم

ہم نے شرح معانی الآثار سے حدیث نقل کی ہے۔ آپ کی تسلی کے لئے دوبارہ حدیث شریف ذکر کی جاتی ہے۔

”حدثنا ابوبکرۃ قال حدثنا مؤمل قال حدثنا سفیان قال حدثنا یزید بن زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب قال کان النبی ﷺ اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔ (شرح معانی الآثار ج ۱)

یہ حدیث شریف بہت سی کتب میں مذکور ہے اختصار کے لئے بعض کے اسماء پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

غلطی نمبر 5: حضرت براء بن عازب ؓ رسول اللہ ﷺ کے مشہور صحابی ہیں کتب حدیث میں آپ کا اسم گرامی کثرت سے درج ہے حدیث شریف کے ادنیٰ طالب علم پر بھی آپ کے اسم گرامی کا تلفظ اور کتابت مخفی نہیں غیر مقلد صاحب نے حضرت براء کے بجائے ”حضرت براۃ“ لکھ دیا ہے۔

غیر مقلد صاحب نے مزید لکھا ہے۔

”اس حدیث کے آخر میں امام ابوداؤد نے ایک نوٹ دیا ہے، جس کو

مولوی صاحب چھوڑ گئے ہیں اگر انہوں نے جان بوجھ کر چھوڑا ہے تو انہیں توبہ کرنی چاہیے اگر سہواً چھوڑ دیا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔''

میں پوچھتا ہوں کہ کسی محدث کے نوٹ کا ترک گناہ اور ترک سے توبہ لازم ہے یا نہیں اگر ترک گناہ ہے تو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترک رفع یدین کی حدیث پر نوٹ ذکر کیا ہے جسے سب غیر مقلد بمع حدیث کے چھوڑ گئے ہیں سب پر توبہ لازم ہے۔

حدیث اور نوٹ ملاحظہ ہو:

'' حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبدالله بن مسعود الا اصلى بكم صلوٰة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه الا فى اول مرة وفى الباب عن البراء بن عازب ''

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہ فرمایا اس حدیث شریف کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی یہ نوٹ تحریر فرمایا ہے۔

'' قال ابوعيسىٰ حديث ابن مسعود حديث حسن و به يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبى ﷺ والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة '' (ترمذی جلد اوّل)

امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور

بے شمار اہل علم صحابہ کرام اور تابعین اسی کے (صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں اور یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے امام ترمذی کا یہ نوٹ کسی غیر مقلد نے ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا سب پر توبہ لازم ہوئی۔ اگر سہواً چھوڑا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر غیر مقلدوں کو ہدایت دے۔

ع لو صیاد اپنے جال میں آ گیا۔ اور شق ثانی دوسرون پر بے جا تنقید کیوں

مقام تعجب: غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ان کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم صرف حدیث پر عمل کرتے ہیں حدیث کے علاوہ کسی اور کا قول تسلیم نہیں کرتے ہم نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنے پر حضرت براء بن عازب ؓ کی حدیث ذکر کی جو ان کی خواہشات کے خلاف تھی تو حدیث شریف کو چھوڑ کر امام ابوداؤد کے قول کا سہارا لینے کی لاحاصل کوشش کی ہے۔

ع میں ادھر سے آیا تو وہ ادھر سے نکل گیا

نوٹ: یہ ہے۔ '' قال ابوداؤد روى هذا الحديث هيثم و خالد وابن ادريس عن يزيد لم يذكروا ثم لايعود ''

اس عبارت سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض رواۃ نے مکمل حدیث ذکر کی ہے اور بعض نے تمام حدیث ذکر نہیں کی تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ہر راوی مکمل حدیث بیان کرے کبھی تمام حدیث بھی بعض راوی ذکر کر دیتے ہیں اور بعض کی غرض چونکہ بعض حدیث سے متعلق ہوتی تو وہ حدیث کا اتنا حصہ بیان کرتے ہیں جس سے ان

کی غرض متعلق ہواس کی کثرت سے مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں۔

نیز معارضہ بالقلب بھی امام ابوداؤد کی عبارت پر موجود ہے کہ ابن عدی نے کامل میں ذکر کیا ہے۔

"رواه هيثم و شريک و جماعة معهم عن يزيد باسناده وقالوا فيه ثم لم يعد"

(کامل ابن عدی بحوالہ عمدۃ القاری)

"پھر امام ابوداؤد اسی حدیث کو ایک دوسری سند سے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھتے ہیں قال ابو داؤد وهذا الحديث ليس بصحيح" اب عجیب بات یہ ہے کہ امام ابوداؤد تو یہ روایتیں رد کرنے کے لئے لے کر آئے ہیں اور مولوی صاحب نے انہیں اپنی رائے کی دلیلیں بنالیا۔"

ائمہ محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسی حدیث کے متعلق یہ فرمانا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اس کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ یہ غلط باطل اور مردود ہے اور قابل استدلال نہیں بلکہ صحیح محدثین کی اصطلاح میں ایک بلند پایہ اور اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے جس کے تحقق کے شرائط دشوار اور سخت اور موانع بسیار حدیث میں ان سب کا اجتماع اور سب کا ارتفاع کم ہوتا ہے محدثین کے نزدیک جب ان باتوں میں کہیں بھی کمی ہو تو فرمادیتے ہیں کہ حدیث صحیح نہیں یعنی اس درجہ عالیہ کو نہ پہنچی۔

صحت حدیث کی نفی سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث موضوع اور باطل ومردود ہو اور قابل استدلال نہ ہو بلکہ حدیث کے صحیح نہ ہونے اور

موضوع ہونے میں زمین وآسمان کا فرق ہے حدیث صحیح اور موضوع دونوں ابتداء اور انتہاء کے کناروں پر واقع ہیں سب سے اعلیٰ صحیح اور سب سے بدتر موضوع اور درمیان میں بہت اقسام حدیث ہیں صحیح لذاتہ کے بعد صحیح لغیرہ ہے، پھر حسن لذاتہ، پھر حسن لغیرہ وغیرھا یہ سب محتج بھا ہیں۔

یہ کہنا کہ کسی حدیث سے صحت کی نفی سے وہ باطل اور مردود ہو جاتی ہے اور قابل استدلال نہیں رہتی ایسی کھلی جہالت اور ضلالت ہے جسے علم حدیث سے ادنیٰ تعلق بھی ہو اس کا ذہن اس واضح جہالت کی جانب نہ جائیگا **تصریحات ائمہ محدثین** ملاحظہ ہوں۔

امام ابن حجر عسقلانی القول المسدد فی الذب عن مسند احمد میں فرماتے ہیں۔

"لايلزم من كون الحديث لم يصح ان يكون موضوعا"

(القول المسدد ص ۴۵ بحوالہ منیر العین)

یعنی حدیث کے صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

"وقول من يقول فى حديث انه لم يصح ان سلم لم يقدح لان الحجية لاتتوقف على الصحة بل الحسن كاف"

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۸)

یعنی کسی حدیث کی نسبت کہنے والے کا یہ کہنا کہ وہ صحیح نہیں اگر مان لیا جائے تو کچھ حرج نہیں ڈالتا کہ حجیت صحیح ہونے پر موقوف نہیں بلکہ حسن کافی ہے سید نور الدین علی سمہودی فرماتے ہیں۔

"قد يكون غير صحيح وهو صالح للاحتجاج به

اذالحسن رتبة بين الصحيح و الضعيف "

یعنی کبھی حدیث صحیح نہیں ہوتی اور باوجود اس کے وہ قابل حجیت ہے اس لئے کہ حسن کا رتبہ صحیح اور ضعیف کے درمیان ہے۔

(جواهر العقدين في فضل الشرفين بحواله منير العين)

شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

" حکم بعدم صحت کردن بحسب اصطلاح محدثین غرابت ندارد چه صحت در حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلی است دائره آن تنگ تر جمیع احادیث که در کتب مذکور است حتی دریں شش کتاب که انرا صحاح سته گویند هم به اصطلاح ایشان صحیح نیست بلکه تسمیه آنها صحاح باعتبار تغلیب است . (شرح صراط مستقیم ص ۵۰۳)

اصطلاح محدثین میں عدم صحت کا ذکر غرابت کا حکم نہیں رکھتا کیونکہ حدیث کا صحیح ہونا اس کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جیسا کہ مقدمہ میں معلوم ہو چکا ہے۔ اور اس کا دائرہ نہایت ہی تنگ ہے تمام احادیث جو کتابوں میں مذکور ہیں حتی کہ ان چھ کتب میں بھی جن کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے محدثین کی اصطلاح کے مطابق صحیح نہیں ہیں بلکہ ان کو تغلیباً صحیح کہا جاتا ہے۔

محدثین کرام کی تصریحات سے قول مردود " حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے روایت کو امام ابوداؤد نے هذا الحديث ليس بصحيح کہ کر رد کر دیا ہے" باطل ہوا۔

غلطی نمبر 6: امام ابوداؤد ایک بلند پایہ معروف محدث ہیں غیر مقلد مضمون نویس نے ص ۲ سطر نمبر ۱۱ پر آپ کا اسم گرامی غلط تحریر کیا ہے یوں ہی

اسی صفحہ کی سطر نمبر ۱۵ پر اسم گرامی غلط تحریر کیا ہے دونوں مقام پر لکھا ہے قال ابـو دائـود مقام حیرت ہے کہ جو ایسا معروف اسم گرامی جو قرآن میں بھی مذکور اور عوام اور بچے بھی جس کی کتابت اور تلفظ صحیح کرتے جو اس سے بے خبر اسے بھی ابوداؤد شریف کے فہم کا دعویٰ ہے۔

غلطی نمبر 7: لفظ رفع یدین مذکر ہے غیر مقلد صاحب نے اسے مؤنث سمجھ لیا ہے۔ صفحہ نمبر ۲ کی سطر ۱۹ میں لکھا ہے۔

" ان احادیث میں یہ بات کہاں لکھی ہوئی ہے کہ رفع یدین منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ روایات بعد کی ہیں۔"

اگر نسخ یا عدم نسخ کے لئے حدیث میں لکھا ہوا ہونا ضروری ہے تو غیر مقلد صاحب بتائیں یہ ان احادیث میں کہاں لکھا ہوا کہ یہ منسوخ نہیں جو آپ کا مدعیٰ ہے۔

ہم نے ائمہ حدیث کے اقوال نقل کئے تھے کہ رفع یدین کا حکم منسوخ ہے غیر مقلد صاحب نے اس پر دلیل طلب کی ہے غیر مقلد صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں ناقل ہوں مدعی نہیں ناقل سے تصحیح نقل طلب کی جاتی ہے بشرطیکہ نقل کی صحت سائل کو معلوم نہ ہو دلیل مدعی سے طلب کی جاتی ہے آپ کسی سنی عالم دین سے قواعد بحث کی تعلیم حاصل کر لیں۔ مناظرہ رشیدیہ میں ہے۔

"ویؤاخذ ای الخصم بتصحيح النقل من كتاب اوثقة ان نقل شيئا و بالتنبيه او الدليل ان ادعى بديهيا خفيا او نظريا مجهولا "

(رشیدیہ ص ۳۶)

غلطی نمبر 8: رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنے پر نقل پیش کی گئی تھی غیر مقلد صاحب نے اس پر دلیل طلب کی ہے جو انتہائی جہالت ہے ناقل سے صحت نقل کا علم نہ ہونے پر سائل تصحیح نقل طلب کر سکتا ہے۔ دلیل نہیں طلب کر سکتا دلیل صرف مدعی سے دعویٰ نظری ہونے کی صورت میں طلب کی جا سکتی ہے۔

''امام ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ''لیس بصحیح علی هذا اللفظ اور امام ترمذی عبداللہ بن مبارک کا یہ قول روایت کرتے ہیں ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی ﷺ لم یرفع یدیه الا فی اول مرة اب افسوس کی بات یہ ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی میں جو رکوع والی رفع یدین کے اثبات کی روایات ہیں وہ نظر نہیں آئیں اور جن روایات کو یہ ائمہ کرام رد کرنے کے لئے لائے تھے ان کو دلیل بنا دیا''

سبحان کیا جہالت شنیعہ ہے کہاں حکم عدم صحت اور کہاں حکم رد و وضع حدیث شریف کے متعدد درجات ہیں سب سے اعلیٰ درجہ میں حدیث صحیح لذاتہ ہے، پھر صحیح لغیرہ، پھر حسن لذاتہ، پھر حسن لغیرہ، پھر دیگر مراتب کیا سب سے اعلیٰ مرتبہ کی نفی سے سب سے ادنیٰ درجہ مردود اور موضوع کا ثبوت ہو جائے گا، مثلاً نبوت سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اور کفر سب سے کم تو اب اگر زید کو کہا کہ نبی نہیں تو ادنیٰ مرتبہ کفر کا ثبوت ہو جائے گا اور یہ قرار پائے گا کہ وہ کافر ہے۔ یہ کہنا کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے لیس بصحیح کہکر اس

حدیث کو رد کر دیا ہے انتہائی جہالت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول بھی لاعلمی کی بنا کر ذکر کیا گیا ہے کیونکہ آپ کا ارشاد ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی ﷺ لم یرفع یدیه الا اول مرة، اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس خاص سند کے ساتھ لم یرفع یدیه الا اول مرة کا ثبوت نہیں ورنہ دوسری سند کے ساتھ یہ کلمات ثابت ہیں اور خود عبداللہ بن مبارک ﷺ ان کے راوی ہیں۔ نسائی شریف میں ہے۔

'' اخبرنا سوید بن نصر حدثنا عبداللّٰه بن مبارک عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبداللّٰه قال الا اخبرکم بصلوٰة رسول اللّٰه ﷺ قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد''

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز خبر نہ دوں حضرت علقمہ نے بیان کیا کہ آپ کھڑے ہوئے آپ نے پہلی بار (تکبیر تحریمہ) کے وقت رفع یدین کیا پھر نہیں کیا۔

غلطی نمبر 9: رفع یدین لفظ مذکر ہے جیسا کہ فیروز اللغات کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے غیر مقلد صاحب ''رکوع والی رفع یدین'' سے پھر غلطی کا اعادہ کیا ہے۔ اور مذکر کو مؤنث کہدیا جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ لفظ رفع یدین مذکر ہے یا مؤنث اس کی مسئلہ رفع یدین پر گفتگو جہالت کے باب میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

"میں یہ سوال کرتا ہوں کہ اگر یہ آپ کی پیش کردہ روایات آپ کے یہاں صحیح ہیں تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ روایات بعد کی ہیں اور عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت پہلے کی ہے۔"

روایت رفع یدین کی احادیث کا تاخر اور بعدیت سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے ارشاد سے ثابت ہے جو آپ نے ایک شخص کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے دیکھ کر فرمایا لاتفعل فان ھذا الشئی فعله رسول الله ثم ترکه رکوع میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہ کر رسول اللہ ﷺ پہلے رفع یدین فرمایا اور پھر چھوڑ دیا تھا۔ (الکفایہ ج ۱)

نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر میں ہے۔ "ومنها ما یجزم الصحابی بانه متاخر" صحابی کا کسی حدیث کے متعلق فرمانا یہ متاخر ہے اس سے اس حدیث کے متاخر ہونے کی معرفت آجائے گی اس روایت سے ظاہر ہوگیا کہ ابتداء رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین فرمایا اور بعد میں اسے ترک فرمادیا اور یہ منسوخ ہے۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جو حدیث رفع یدین کے راوی ہیں وہ خود رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے شرح معانی الآثار میں ہے۔

"حدثنا ابن ابی داؤد قال حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرة الاولیٰ من الصلوٰة"

حضرت مجاہد سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمر ؓ کے

پیچھے نماز پڑھی آپ تکبیر اولیٰ کے سوا رفع یدین نہیں فرماتے تھے اس روایت کو نقل فرمانے کے بعد امام طحاوی ارشاد فرماتے ہیں۔

"فهذا ابن عمر قد رای النبی ﷺ یرفع ثم قد ترک هو الرفع بعد النبی ﷺ فلا یکون ذلک الا و قد ثبت عنده نسخ ما قد رای النبی ﷺ فعله وقامت الحجه علیه بذلک"

یہ ابن عمر ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین فرماتے دیکھا پھر نبی کریم ﷺ کے بعد رفع یدین چھوڑ دیا تو یہ صرف اس لئے کہ عبداللہ بن عمر ؓ کے نزدیک رفع یدین کا نسخ برھان ثابت ہوگیا۔ عبداللہ بن عمر ؓ کا ترک رفع یدین نسخ رفع یدین پر برھان ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ حدیث رفع یدین کے راوی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کا اس حدیث پر عمل نہ فرمانا اور رفع یدین نہ کرنا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ رفع یدین ابتدا تھا اور بعد میں منسوخ ہوگیا ہے، ورنہ عبداللہ بن عمر خلاف حدیث کیوں فرماتے تھے غیر مقلد صاحب اس کی وجہ بیان کریں؟

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

از ابن عباس روایت کردہ اند کہ گفت عشرہ مبشرہ برنمید اشتند دستہارا مگر نزد افتتاح،

محدثین نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ عشرہ مبشرہ تکبیر اولیٰ کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

برھان بصورتِ قیاس استثنائی اتصالی:

مقدم: اگر رفع یدین رکوع کے وقت منسوخ نہ ہوتا

تالی: توخلفاء راشدین وعشرہ مبشرہ رکوع کے وقت رفع یدین پر دوام کرتے

لیکن خلفاء راشدین وعشرہ مبشرہ نے رکوع کے وقت رفع یدین پر دوام نہیں کیا
تورفع یدین رکوع کے وقت منسوخ ہے، رفع تالی نے رفع مقدم نتیجہ دیا ہے۔

"بخاری شریف کی جوحدیث رفع الیدین کیلئے پیش کی گئی اسکے متعلق لکھا ہے
کہ ائمہ حدیث نے یہ فرمایا ہے یہ ابتداء اسلام میں تھا پھر یہ حکم منسوخ
ہوگیا تو ائمہ حدیث کون ہیں اوران کا یہ قول کہاں ہے۔"

جن محدثین نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے نسخ کا قول کیا ان کے
اسماء گرامی۔ الامام المحدث ابوجعفر الطحاوی، آپ کا قول شرح معانی الآثار
میں ہے ملاحظہ ہو۔

" فھذا ابن عمر قد رای النبی ﷺ یرفع ثم قد ترک ھو الرفع بعد
النبی ﷺ فلایکون ذلک الا وقد ثبت عندہ نسخ ما قد رای
النبی ﷺ فعله وقامت الحجة علیه بذلک" (شرح معانی الآثار ج ۱)

شیخ عبدالحق محدث دھلوی:

امام محدثین فی الھند شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کا ارشاد شرح سفر السعادۃ
میں مذکور ہے آپ فرماتے ہیں:

و علماء مذہب ما بایں قدر اکتفاء نکنند و گویند که حکم
رفع منسوخ است وچون ابن عمر را که راوی حدیث رفع

است دیدند که بعد رسول خدا ﷺ عمل بخلاف ان کردہ
ظاہر شد که عمل رفع منسوخ است (شرح سفر السعادت)

علامه بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی

شیخ الاسلام الامام العلامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی آپ کا
قول عمدۃ القاری میں ہے۔

"والذی یحتج به الخصم محمول علی انه کان فی ابتداء
الاسلام ثم نسخ والدلیل علیه ان عبداللہ بن الزبیر رای
رجلا یرفع یدیه فی الصلوٰة عندالرکوع وعند رفع راسه من
الرکوع فقال له لاتفعل فان ھذا الشئ فعله رسول اللہ ﷺ ثم
ترکه ویؤیدا النسخ ما رواہ الطحاوی باسناد صحیح حدثنا
ابن ابی داؤد قال اخبرنا احمد بن عبداللہ بن یونس قال حدثنا
ابوبکر بن عباس عن حصین عن مجاھد قال صلیت خلف ابن
عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرة الاولیٰ من الصلوٰة
قال الطحاوی فھذا ابن عمر قد رای النبی ﷺ یرفع ثم ترک
ھو الرفع بعد النبی ﷺ فلا یکون ذلک الا قد ثبت عندہ نسخ
ما قد کان رای النبی ﷺ فعله"

الشیخ المحدث کمال الدین بن محمد بن عبدالواحد السکندری

آپ کا قول فتح القدیر میں مرقوم ہے۔

"وما فی الترمذی عن علی رضی اللہ عنه عنه ﷺ کان اذا قام الی
الصلاة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل
ذلک اذا قضٰی قرأته واراد ان یرکع و یصنعه اذا رفع من

الرکوع ولا یرفع فی شئ من الصلوٰۃ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع کذلک صححہ الترمذی فمحمول علی النسخ للاتفاق علی نسخ الرفع عند السجود" (فتح القدیر ج ۱)

غلطی نمبر 10: غیر مقلد صاحب نے ترمذی شریف کی آسان عبارت کا انتہائی غلط ترجمہ کیا ہے ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی ﷺ لم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ"

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نے شروع میں رفع یدین کیے پھر نہیں کیے

لم یرفع میں ھو ضمیر اس کا فاعل ہے اس کا مرجع لفظ النبی ہے اور غیر مقلد صاحب نے اس کا مرجع عبداللہ بن مسعود بنا دیا ہے یہ ایسی فحش غلطی جس کا وقوع کسی طالب علم سے بھی بعید الوقوع ہے۔

غلطی نمبر 11: لم یرفع صیغہ واحد کا ہے اور اس کا ترجمہ "رفع یدین کیے" جمع کے صیغہ کا ترجمہ ہے جو کہ حدیث میں مذکور نہیں نیز عوام بھی یہ جانتے ہیں کہ شروع نماز میں ایک ہی بار رفع یدین کیا جاتا ہے کئی بار نہیں کیا جاتا۔

"عمدۃ القاری شرح بخاری کے حوالے سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتایا ہے تو سوال یہ ہے کہ واقع سندا کہاں روایت کیا گیا عمدۃ القاری تو ایک حنفی نے بخاری کی شرح لکھی ہے وہ کوئی مستند کتاب نہیں۔"

جو حدیث بغیر سند کے ذکر کی جائے اسے محدثین کی اصطلاح میں معلق کہا جاتا ہے حدیث معلق کے متعلق علامہ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں۔

"لکن قال ابن الصلاح ھنا ان وقع الحذف فی کتاب التزمت صحتہ کالبخاری و مسلم وما اتی فیہ بالجزم دل علی انہ ثبت اسنادہ عندہ وانما حذف لغرض من الاغراض وما اتی فیہ بغیر الجزم ففیہ مقال"

لیکن ابن صلاح نے فرمایا ہے اگر سند کا حذف ایسی کتاب میں ہو جس کی صحت کا التزام کیا گیا ہو جیسے بخاری اور مسلم جو معلق صیغہ جزم کے ساتھ ہو تو یہ حذف اس پر دال ہے کہ اس حدیث کا اسناد مصنف کے نزدیک ثابت ہے اس نے کسی غرض کے لئے سند کو حذف کر دیا ہے اور جس معلق کو بغیر جزم کے ذکر کیا ہو اس معلق کی قبولیت میں نزاع اور اختلاف ہے۔

(نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر)

علامہ النواوی کا ارشاد ہے۔

"واستعملہ بعضھم فی حذف کل الاسناد کقولہ قال رسول اللہ ﷺ اوقال ابن عباس او عطا او غیرہ کذا وھذا التعلیق لہ حکم الصحیح" (تقریب النواوی ج ۱)

اور بعض نے تمام سند کے حذف میں تعلیق کا استعمال کیا ہے مثلاً یوں کہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یا یوں کہ ابن عباس نے کہا یا عطا یا کسی اور کے متعلق کہے فلاں نے یوں کہا ہے یہ تعلیق حدیث صحیح کے حکم میں ہے۔

ان ائمہ دین کی ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حدیث معلق کو جب کوئی محدث صیغہ جزم کے ساتھ بیان کرے تو وہ حدیث معلق صحیح حدیث کے حکم میں ہے اور ائمہ حدیث کے نزدیک مقبول ہے ہر حدیث کی صحت اور قبولیت کے لئے بیان سند کو شرط قرار دینا علم اصول

حدیث سے جہالت پر مبنی ہے اس شرط سے تو تعلیقات بخاری جو بالاتفاق مقبول عندالائمہ ہیں بھی مردود ٹھہریں گی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی روایت کو درج ذیل صنادید امت نے اپنی کتب جلیلہ میں ذکر فرمایا ہے۔

1: شیخ الاسلام علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن عینی رحمہ اللہ تعالیٰ
(عمدۃ القاری ج۵)

2: معجزۃ المصطفیٰ فی الھند شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ
(شرح سفر السعادت)

3: علامہ جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی (الکفایۃ)

4: شیخ الاسلام برھان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی مؤلف ہدایہ
(ہدایۃ ج ۱)

کوئی سلیم العقل ان ائمہ دین کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے اپنی کتب میں بے اصل غیر معتبر روایت کو ذکر کیا ہے دلیل بصورت قیاس اقترانی یوں مرتب ہوگی۔

صغریٰ: حضرت عبداللہ بن زبیر کی روایت محدثین نے صیغہ جزم سے ذکر کی ہے

کبریٰ: محدثین جسے صیغہ جزم سے ذکر کریں وہ صحیح ومقبول ہے نتیجہ آئیگا
حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی روایت صحیح ومقبول ہے۔

عمدۃ القاری کے متعلق جو کیا گیا ہے کہ یہ ایک حنفی نے لکھی ہے کوئی مستند کتاب نہیں۔

اس کے جواب میں صرف اتنی گزارش کرونگا کہ چمگادڑ کو اگر دن میں سورج کی روشنی نظر نہ آئے تو اس کی وجہ سورج کے نور میں نقص یا کمی نہیں بلکہ اس کا اپنا اندھا پن ہی حائل ہے۔ جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ لفظ رفع یدین مذکر ہے یا مؤنث اس کے عمدۃ القاری کو غیر مستند کہنے سے عمدۃ القاری اور اس کے مصنف کی شان میں کمی نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس کتاب کی افادیت اور اس کے مصنف کی علمیت مسلم عندالخواص والعوام ہے۔

شیخ الاسلام العلامہ بدرالدین عینی وعمدۃ القاری اکابر علماء کی نظر میں

مؤرخ شہیر مصطفیٰ بن عبداللہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں۔

" وبالجملة فان شرحه حافل كامل فى معناه "

خلاصہ کلام یہ کہ شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی کی شرح عمدۃ القاری علوم سے بھری ہوئی ہے اور بخاری کی کامل شرح ہے۔

(کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ج ۱)

علامہ ابوالمعالی الحسینی رقمطراز ہیں:

" وهو الامام العلامه الحافظ المتقن شيخ العصر واستاذ الدهر محدث زمانه المنفرد بالرواية والدراية حجة الله على المعاندين وآية الكبرىٰ على المبتدعين شرح صحيح الامام البخارى بشرح لم يسبق له نظير فى شروح مع ماكانت له من المصنفات المفيدة والآثار السديده وبالجملة كان رحمه الله من مشاهير عصره علما وزهدا وورعا وممن له اليد الطولىٰ فى الفقه و الحديث (غاية الامانى)

شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی امام العلامہ الحافظ پختہ علوم والے

زمانہ کے شیخ اور دھر کے استاد اپنے زمانہ کے محدث حدیث اور علوم عقلیہ میں یکتا تھے۔ راہ راست سے اعراض کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت اور بدمذہبوں پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانی تھے۔ امام بخاری کی صحیح کی انہوں نے ایک شرح تحریر فرمائی ہے صحیح بخاری کی سابقہ شروح میں اس کی نظیر نہیں ملتی آپ کی اور مفید تصانیف اور اثار سدیدہ ہیں الحاصل آپ رحمہ اللہ تعالیٰ علم زھد اور تقویٰ کے لحاظ سے اپنے زمانہ کے مشاہیر سے تھے۔ (غایۃ الامانی)

علامہ شمس محمد بن الحسن النواحی الشافعی نے آپ کی شان میں کیا خوب کیا ہے

لقد حزت یاقاضی القضاۃ مناقبا
یقصر عنھا منطقی وبیانی
واثنی علیک الناس مشرقا و مغربا
فلازلت محمودا بکل لسان

(التبر المسبوک لعلامہ السخاوی)

اے قاضی القضاۃ آپ نے مناقب اپنی ذات میں جمع فرمالئے ہیں ان مناقب کے بیان سے میری قوت گویائی اور بیان قاصر ہیں مشرق اور مغرب میں لوگوں نے آپ کی تعریف کی ہے ہمشیہ ہر زبان پر آپ کی تعریف رہی ہے۔

(التبر المسبوک)

شیخ الاسلام علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال صرف حدیث شریف کی تدریس فرمائی ہے دوسرے علوم کی تدریس کا زمانہ بھی شمار کیا جائے تو مدت تدریس اس سے زائد ہوجاتی ہے علامہ سخاوی فرماتے

ہیں تدریس میں علامہ عینی رحمہ اللہ کی بہت شہرت تھی اور ہر مذہب کے فضلاء نے آپ سے استفادہ کیا ہے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے چند کے اسماء ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

☆ الامام المحقق کمال الدین بن الھمام مصنف فتح القدیر
☆ حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی
☆ محدث دیار شامیہ ابوالبقاء محمد بن ابی بکر المعروف باابن زریق
☆ قاضی القضاۃ عزالدین احمد بن ابراھیم الکتانی الحنبلی
☆ شیخ کمال الدین المالکی
☆ قاضی نورالدین الخطیب الجوھری الحنفی
☆ ابوالفتح محمد بن محمد العوفی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ سے روایت کرتے ہیں لیکن اجازت عامہ کی وجہ سے باقاعدہ آپ نے علامہ عینی سے تحصیل نہیں کی کیونکہ علامہ جلال الدین سیوطی علامہ عینی کے وصال کے وقت صغرسنی کے عالم میں تھے

مسلمہ مشاہیر امت نے جو کلمات شیخ الاسلام علامہ بدرالدین عینی کے اعلیٰ وارفع علمی مقام اور شرح کی قبولیت وافادیت سے متعلق ارشاد فرمائے ہیں ان میں سے بعض کا ذکر کیا ہے۔ سلیم العقل منصف مزاج کے لئے ان میں کفایت ہے جاہل ومتعصب کے لیے دفتر بھی ناکافی ہے۔

”غیر مقلد صاحب نے مزید لکھا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ جن کا محدثین میں جو مقام ہے وہ کسی سے مخفی نہیں“ اس کے بعد امام بخاری

رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض اقوال جو رفع یدین کے متعلق ہیں وہ ذکر کئے ہیں۔"

غیر مقلدین کے سامنے مشاہیر ائمہ دین میں سے جب کسی کا قول یا فعل پیش کیا جائے تو وہ فوراً کہہ دے کہ ہم حدیث کے علاوہ کسی کا قول اور فعل تسلیم نہیں کرتے مسئلہ ترک رفع یدین پر احادیث کثیرہ موجود ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم رکوع میں جاتے اور سر اُٹھاتے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے چونکہ یہ احادیث ان کی خواہشات کے موافق نہ تھیں سب کو چھوڑ کر امام بخاری رحمہ اللہ کے اقوال کا سہارا لے لیا ہے اور کہہ دیا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا بڑا مقام ہے اگر بڑے مقام والے کا قول وفعل آپ کے نزدیک حجۃ ودلیل ہے تو پھر امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی جن کا بڑا مقام ہے ان کا قول وفعل تو رکوع کے وقت ترک رفع یدین کا ہے ان کا قول آپ کیوں نہیں لیتے ان کے قول وفعل کے ترک سے ترجیح مرجوح لازم آئے گی لازم باطل تو ملزوم بھی باطل۔

امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ ﵁ کا علمی مقام:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ امام اعظم ابوحنیفہ ﵁ کے تلامذہ میں سے ہیں رسول اللہ ﷺ نے آپ کے علم کے متعلق بشارت ارشاد فرمائی۔

"لو کان العلم عند الثریا لتناوله رجال من ابناء الفارس"

(حلیۃ الاولیاء)

اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابناء فارس کے افراد اس کو حاصل کرلیں گے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اس کا اصل صحیح ہے جس پر امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق بشارت اور ان کی فضیلت میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

(الخیرات الحسان)

مکی بن ابراہیم کا ارشاد ہے۔ "کان اعلم اهل الارض" امام اعظم ﵁ زمین میں سب سے بڑے عالم تھے۔ (البدایہ والنهایہ)

امام اعظم ﵁ کا مقام امام بخاری رحمہ اللہ سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ امام بخاری آپ کے تلامذہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نے ترک رفع یدین کا قول فرمایا ہے۔ علماء میں جس کا مقام بلند ہو اسی کا قول لینا تھا تو پھر امام بخاری سے آپ کا مقام اعلیٰ وارفع ہے آپ کا قول کیوں نہیں لیا گیا۔

شرح معانی الآثار میں ہے۔

"حدثنا ابن ابی داؤد قال حدثنا الحانی قال حدثنا یحیٰی بن آدم عن الحسن بن عیاش عن عبدالملک بن البحر عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود"

(شرح معانی الآثار ج ۱)

حضرت اسود سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے حضرت عمر ﵁ کو دیکھا تکبیر اولیٰ کے وقت رفع فرماتے پھر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یوں ہی حضرت علی ﵁ بھی رفع یدین رکوع کے وقت نہیں فرماتے تھے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مقام علم میں امام بخاری ﵁ سے بہت زیادہ ہے ان کے فعل سے کیوں اعراض کیا گیا حقیقت یہ ہے غیر مقلدین کی

خواہشات کی جہاں سے تکمیل ہوا سے تو وہ حجت اور دلیل مان لیتے ہیں، خواہشات تکمیل نہ ہونے کی صورت میں احادیث مبارکہ سے بھی اعراض کر لیتے ہیں۔

غیر مقلد صاحب نے مزید لکھا ہے کہ حدیث شریف میں ہے۔

" کان یرفع یدیه اذا افتح الصلوٰة وحین یرکع الحدیث "

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ رفع یدین فرماتے تھے۔ استدلال مذکور پر معارضہ بالقلب کے ورود کی وجہ سے مردود و باطل ہے تقریر معارضہ یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

" انه کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود " (شرح معانی الآثار)

نبی کریم صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے پھر نہیں فرماتے تھے اس حدیث شریف سے آپ کے مدعیٰ کی نقیض ثابت ہوئی، لہذا مدعیٰ باطل ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئے گا۔

رکوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع یدین خلاف سنت ہے

احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ رکوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع یدین خلاف سنت ہے۔ بعض احادیث جو حدیث کی معتبر کتابوں میں مذکور ہیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان احادیث مبارکہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحق طٰہٰ ویٰسین۔

1: " عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذ ناب خیل شمس

اسکنوا فی الصلوٰة "

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنے حجرہ شریفہ) سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے (ہمیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ کر) فرمایا کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں نماز میں سکون سے رہو۔

بعض لوگ یہاں یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے جس رفع یدین سے ممانعت فرمائی ہے اس سے مراد وہ رفع یدین ہے جو سلام کے وقت دوبار کیا جاتا تھا ان کا یہ زعم باطل ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس رفع یدین سے اس حدیث شریف میں ممانعت فرمائی اسے سرکش گھوڑوں کی دُموں کی تحریک سے تشبیہ دی یہ تشبیہ اسی صورت میں درست ہوتی ہے جب رکوع کے وقت کا رفع یدین مراد ہو جیسے سرکش گھوڑے بار بار دُموں کو حرکت دیتے ہیں ایسے جب ہر رکوع جاتے اور اُٹھتے وقت رفع یدین ہوگا تو ہاتھوں کی تحریک بار بار ہوگی، سلام کے وقت کی تحریک اور رفع یدین مراد لی جائے تو تشبیہ نہیں بنتی کیونکہ سرکش گھوڑے بار بار دُموں کو حرکت دیتے ہیں نہ کہ دوبار اور ہاتھوں کی تحریک صرف دوبار ہوگی

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رکوع کے وقت رفع یدین خلاف سنت اور ممنوع ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے اور جس سے رسول اللہ ﷺ منع فرمائیں وہ ممنوع خلاف سنت ہوگا۔

برھان بصورتِ قیاس اقترانی:

رکوع کے وقت رفع یدین سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (صغریٰ)

جس سے رسول اللہ ﷺ منع فرمائیں ممنوع وخلاف سنت ہے ۔ (کبریٰ)

حد اوسط کے اسقاط پر نتیجہ آئے گا رکوع کے وقت رفع یدین ممنوع و خلاف سنت ہے۔

صغریٰ کا ثبوت حدیث شریف سے ہے اور کبریٰ بدیہی ہے نتیجہ لازماً درست ہوا۔ تو بوقت رکوع رفع یدین خلاف سنت اور باطل ہوا تو بوقت رکوع عدم رفع یدین ثابت ورنہ ارتفاع نقیض لازم آئے گا جو کہ باطل ہے۔

حدیث نمبر 2: حدثنا اسحٰق حدثنا وکیع حدثنا ابن لیلی عن الحکم و عیسٰی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن البراء ان النبی ﷺ کان اذا افتتح الصلوٰہ رفع یدیہ ثم لا یرفع حتی ینصرف

حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین فرماتے پھر رفع یدین نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ (مسند ابی یعلی ج ۳)

حدیث نمبر 3: " حدثنا اسحق حدثنا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن البراء قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ نحو راسہ ثم لایعود

(مسند ابی یعلی ج ۳)

حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع

فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے سر کی جانب اُٹھاتے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 4: " حدثنا اسحق حدثنا ھشیم عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمٰن بن لیلٰی عن البراء قال رأیت رسول اللہ ﷺ حین افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ حتی کادتا تحاذیان اذنیہ ثم لم یعد " (مسند ابی یعلی الموصلی)

حضرت براء ؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی جب آپ نے نماز شروع فرمائی آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک قریب تھا کہ دونوں کانوں کے برابر ہو جائیں پھر آپ نے نماز میں دوبارہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر 5: " حدثنا الحمیدی قال حدثنا الزھری قال اخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیہ قال رأیت رسول اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ خذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین " (المسند الحمیدی ج ۲)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی جب آپ نے نماز شروع فرمائی دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت آپ رفع یدین نہ فرماتے اور نہ ہی دو سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ

رفع یدین رکوع کے وقت ابتداء میں تھا اور بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے ورنہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے دوقول متعارض ہونگے ۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے آپ کا یہ قول بھی ذکر کیا کہ

حدیث: "رأیت رسول اللہ ﷺ اذا قام فی الصلوٰة رفع یدیه حتی تکونا حذو منکبیه و کان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع الحدیث"

مسند حمیدی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے رفع تعارض کے لئے ضروری ہے کہ یہ کہا جائے ابتداء میں رفع یدین تھا پھر منسوخ ہوگیا۔ جیسا کہ ائمہ دین نے ارشاد فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 7:" حدثنا ابن ابی داؤد قال حدثنا نعیم بن حماد قال حدثنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبداللہ عن النبی ﷺ انه کان یرفع فی اول تکبیرة ثم لایعود" (شرح معانی الآثار ج ۱)

حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تحقیق تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین فرماتے تھے دوبارہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 8:" حدثنا عبداللہ بن ایوب المخرمی و سعد بن نصر و شعیب بن عمرو فی آخرین قالوا حدثنا سفیان بن عینیة عن الزهری عن سالم عن ابیه قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حتی یحاذی بهما وقال بعضهم حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع لایرفعهما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین"

حضرت سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو رفع یدین فرماتے کندھوں تک اور جب آپ ارادہ فرماتے رکوع کرنے کا اور رکوع سے سر اُٹھانے کا، تو آپ رفع یدین نہ فرماتے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ فرماتے۔ (صحیح ابوعوانہ ج ۲)

حدیث نمبر 9: " حدثنا ابن ابی داؤد قال حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر رضی اللّٰه عنه فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرة الاولیٰ من الصلوٰة" (شرح معانی الآثار ج ۱)

حضرت مجاہد ؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمر ؓ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو آپ نماز میں تکبیر اولیٰ کے سوا رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 10:"حدثنا هنادنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوة رسول اللہ ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة قال و فی الباب عن البراء بن عازب قال ابوعیسیٰ حدیث ابن مسعود حدیث حسن و به یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفه (ترمذی ج ۱)

حضرت علقمہ ؓ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے

ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی تو تکبیر اولیٰ کے سوا رفع یدین نہ فرمایا۔ اور ترک رفع یدین کے باب میں حضرت براء بن عازب ؓ سے بھی حدیث مروی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی حدیث حسن ہے اور بے شمار علماء صحابہ وتابعین صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کے قائل ہیں اور حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حدیث نمبر 11: "حدثنا عثمان بن ابی شیبہ نا وکیع عن سفیان عن عاصمٍ یعنی ابن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوة رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة" (ابوداؤد ج ۱)

حضرت علقمہ ؓ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی صرف ایک بار (تکبیر اولیٰ) کے علاوہ رفع یدین نہ فرمایا۔

حدیث نمبر 12: "اخبرنا سوید بن نصر حدثنا عبداللہ بن مبارک عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبداللہ قال الا اخبر کم بصلوة رسول اللہ ﷺ قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد" (نسائی ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی خبر نہ دوں علقمہ نے فرمایا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا پھر نہیں کیا

حدیث نمبر 13: "اخبرنا محمود بن غیلان المروزی حدثنا وکیع حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبداللہ انه قال الا اصلی بکم صلوة رسول اللہ ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا مرة واحدة" (نسائی ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی ایک ہی بار (تکبیر اولیٰ کے وقت) رفع یدین فرمایا۔

حدیث نمبر 14: "حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا وکیع حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال ابن مسعود الا اصلی لکم صلوة رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الامرة" (مسند احمد ج ۱)

حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی صرف ایک دفعہ رفع یدین فرمایا۔

حدیث نمبر 15: "ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن الاسود ان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه کان یرفع یدیه فی اول التکبیر ثم لایعود الی شئ من ذلک و یاثر ذلک عن رسول اللہ ﷺ" (جامع المسانید ج ۱)

حضرت امام ابوحنیفہ نے حضرت حماد اور انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں اسود انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت فرمائی

ہے کہ عبداللہ بن مسعود پہلی تکبیر میں رفع یدین فرماتے تھے پھر وہ نماز میں کسی اور جگہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے اور وہ اس عمل کو رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 16: "عن عبدالرزاق عن ابن عینیة عن یزید عن عبدالرحمن بن ابی لیلٰی عن البراء بن عازب مثله وزاد قال مرة واحدة ثم لاتعدلرفعها فی تلک الصلوٰة" (مصنف عبدالرزاق ج ۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی نے حضرت براء بن عازب ؓ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ نقل فرمایا کہ حضرت براء بن عازب ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی بار رفع یدین فرمایا پھر اس نماز میں دوبارہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر 17: "حدثنا یحیٰی بن محمد صاعدنا محمد بن سلیمان حدثنا سماعیل بن زکریا حدثنا یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمن بن ابی لیلٰی عن البراء انه رای رسول اللہ ﷺ حین افتتح الصلوٰة رفع یدیه حتی حاذی بهما اذنیه ثم لم یعد الی شیء من ذلک حتی فرغ من صلوته" (دارقطنی ج ۱)

حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی کہ آپ نے جب نماز شروع فرمائی تو رفع یدین فرمایا یہاں تک کہ آپ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک لے گئے پھر آپ نے رفع یدین نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

حدیث نمبر 18: "حدثنا ابوبکر الآدمی احمد بن محمد بن

اسماعیل نا عبداللہ بن محمد ایوب المخرمی نا علی بن عاصم نا محمد بن ابی لیلٰی عن یزید بن ابی زیاد عن عبدالرحمن بن ابی لیلٰی عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ ﷺ حین قام الی الصلوٰة فکبر ورفع یدیه حتی ساویٰ بهما اذنیه ثم لم یعد" (دارقطنی ج ۱)

حضرت براء بن عازب ؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی جب آپ نے نماز کے لئے قیام فرمایا آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور رفع یدین فرمایا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر فرمایا پھر دوبارہ آپ نے رفع یدین نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر 19: "عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ و نحن یعنی رافعوا ایدینا فی الصلوٰة فقال ما بالهم رافعین ایدیهم فی الصلوٰة کانها اذ ناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلوٰة" (نسائی ج ۱)

حضرت جابر بن سمرة ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجرہ شریفہ سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے آپ نے فرمایا انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں اس طرح رفع یدین کر رہے ہیں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں اٹھی ہوئی ہوں نماز میں سکون سے رہو۔

حدیث نمبر 20: "عن بن عباس عن النبی ﷺ قال لاترفع الایدی الا فی سبع مواطن حین یفتتح الصلوٰة و حین یدخل المسجد الحرام فینظر الی البیت و حین یقوم علی الصفا و حین یقوم علی المروة وحین یقف مع الناس عشیة عرفة

وبجمع والمقامين حين يرمي الجمرة" (معجم طبرانی کبیر ج ۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات جگہوں میں جب نماز شروع کی جائے اور مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت بیت اللہ شریف کی زیارت کرے اور جب صفا اور مروۃ پر کھڑا ہو اور جب عرفات میں زوال کے بعد لوگوں کے ساتھ وقوف کرے اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت اور دونوں جمروں کو رمی کے وقت۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 21: "عن الاسود قال صليت مع عمر فلم يرفع يديه في شئ من الصلوة الا حين افتتح الصلوة الحديث"

حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہیں فرمایا تھا ابتداء نماز کے علاوہ

حدیث نمبر 22: "حدثنا ابن ابي داؤد قال حدثنا الحماني قال ثنا يحيى بن آدم عن الحسن بن عياش عن عبدالملك بن ابجر عن الزبير بن عدي عن ابراهيم عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود" (شرح معانی الآثار ج ۱)

حضرت اسود نے فرمایا ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے اور پھر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے

حدیث نمبر 23: "حدثنا عاصم بن كليب عن ابيه ان علي رضی اللہ عنہ كان يرفع يديه في اول تكبيرة من الصلوة ثم لا يرفع بعد" (شرح معانی الآثار ج ۱)

حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 24: "عن عاصم بن كليب عن ابيه ان علي كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة ثم لا يعود" (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱)

حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین فرماتے تھے پھر اس کے بعد نہیں فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 25: "عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه الا في التكبيرة الاولى من الصلوة" (شرح معانی الآثار ج ۱)

حضرت مجاہد نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے صرف پہلی تکبیر کے وقت ہی نماز میں رفع یدین فرمایا

حدیث نمبر 26: "عن مجاهد قال ما رايت ابن عمر يرفع يديه الا

فی اول ما یفتتح " (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابتداء نماز کے علاوہ کبھی بھی رفع یدین فرماتے نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر 27: " عن عبدالعزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر یرفع یدیہ حذا اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح الصلوٰۃ ولم یرفعھما فیما سویٰ ذلک " (مؤطا امام محمد)

عبدالعزیز بن حکیم نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ابتداء نماز میں پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے کانوں کے برابر اس کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 28: " عن ابراھیم قال کان عبداللہ لا یرفع یدیہ فی شیء من الصلوٰۃ الا فی الافتتاح " (شرح معانی الآثار)

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نماز کے کسی حصہ میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے سوائے ابتداء کے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے

حدیث نمبر 29: " اخبر مالک اخبرنی نعیم المجمر وابو جعفر القاری ان ابا ھریرۃ کان یصلی بھم فکبر کلما خفض ورفع قال ابو جعفر القاری وکان یرفع یدیہ حین یکبر ویفتتح الصلوٰۃ " (مؤطا امام محمد کتاب الحجۃ)

ہمیں امام مالک نے خبر دی ہے امام مالک فرماتے ہیں مجھے خبر دی نعیم المجمر اور ابوجعفر القاری دونوں نے کہ حضرت ابوہریرۃ ؓ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے ابوجعفر القاری نے کہا ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت کرتے تھے۔

خلفاء راشدین رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے

حدیث نمبر 30: " حدثنا ابن اسحق بن ابی اسرائیل نا محمد بن جابر عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ قال صلیت مع النبی ﷺ و مع ابی بکر و مع عمر رضی اللہ عنھما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند التکبیرۃ الاولی فی افتتاح الصلوۃ قال اسحق بہ ناخذ فی الصلوۃ کلھا. (دار قطنی ج ۱، بیھقی ج ۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں اسحٰق بن اسرائیل فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں پوری نماز میں۔

حدیث نمبر 31: " عن علقمۃ انہ قال صلیت خلف عبداللہ بن مسعود فلم یرفع یدیہ عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع فقلت لہ لم لاترفع یدیک فقال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ وخلف ابی بکر و عمر فلم یرفعوا ایدیھم الا فی التکبیرۃ التی تفتتح بھا الصلوۃ " (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج ۱)

حضرت علقمہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو عبداللہ بن مسعود ؓ نے رکوع میں

جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین نہ کیا تو میں نے سوال کیا کہ آپ رفع یدین کیوں نہیں کرتے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ہے ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر صرف اسی تکبیر میں جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

عشرۃ مبشرہ رکوع کے وقت رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 32: "عن ابن عباس ؓ ان العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ ؓ ما کانوا یرفعون الا لافتتاح الصلوۃ" (الکفایۃ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جن دس صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کا مژدہ دیا ہے وہ نماز میں شروع کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

"معجزۃ المصطفیٰ ﷺ فی الھند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"واز ابن عباس روایت کردہ اند کہ گفت عشرہ مبشرہ برنمیداشتند دستہا مگر نزد افتتاح" (شرح سفر السعادت)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عشرہ مبشرہ نماز کی ابتداء میں صرف رفع یدین فرماتے تھے۔

خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بے شمار نمازیں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں آپ کے قریب کھڑے ہو کر ادا کیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز اور نماز میں افعال کا جتنا علم انہیں تھا کسی اور کو نہیں اگر رسول اللہ ﷺ نے دائمی طور پر رفع یدین رکوع کے وقت فرمایا ہوتا تو خلفاء راشدین وعشرہ

مبشرہ ودیگر اجل صحابہ کرام کبھی رفع یدین ترک نہ فرماتے ان کا رسول اللہ ﷺ کے بعد رفع یدین ترک فرمانا نسخ کی بین دلیل ہے۔

برھان بصورت قیاس استثنائی اتصالی یوں مرتب ہوگی۔

اگر رفع یدین رکوع کے وقت منسوخ نہ ہوتا (مقدم)

تو خلفاء راشدین وعشرہ مبشرہ رفع یدین پر دوام کرتے (تالی)

لیکن خلفاء راشدین وعشرہ مبشرہ نے رفع یدین پر دوام نہیں کیا تو رفع یدین رکوع کے وقت منسوخ ہے۔

رفع تالی نے رفع مقدم نتیجہ دیا:

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا ارشاد رسول ﷺ نے رفع یدین ترک فرما دیا تھا:

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں۔

"رفع النبی ﷺ فرفعنا وترک وترکنا" (الکفایۃ ج اوّل)

نبی کریم ﷺ نے رفع یدین کیا تھا ہم نے بھی رفع یدین کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین چھوڑ دیا ہم نے بھی رفع یدین چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کا ارشاد پہلے رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کیا بعد میں چھوڑ دیا:

شرح سفر السعادت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے ایک شخص کو دیکھا مسجد حرام میں نماز ادا

کرتے دیکھا کہ رکوع میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتا تو آپ
اسے فرمایا۔

"این چنیں مکن ایں چیزی است کہ کرد آنرا
رسول خدا ﷺ بعد ازاں ترک داد یعنی ایں حکم
در اوائل بود پس منسوخ شد" (شرح سفر السعادت)

رفع یدین نہ کر رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کیا تھا بعد میں چھوڑ دیا یعنی رفع
یدین کا حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے فرمودات
سے ظاہر ہو گیا کہ رفع یدین رکوع کے وقت منسوخ ہے کیونکہ اس پر سب کا
اتفاق ہے جب صحابی کسی حدیث ۔ متعلق نسخ کا قول فرمادے تو اس کا نسخ
ثابت ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

"ویعرف النسخ بامور ومنها یجزم الصحابی بانه متاخر"
(نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر)

نسخ کی معرفت چند امور سے ہوتی ہے ان امور میں سے ایک یہ ہے کہ صحابی
کسی حدیث کے متعلق فرمادے یہ حدیث بعد میں ہے تو وہ پہلی کے لئے
ناسخ ہو گی۔

منکرین ترک رفع یدین کی رفع یدین پر بڑی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی بخاری جلد اول میں ذکر
فرمایا ہے۔

" رأیت رسول اللّٰه ﷺ اذا قام فی الصلوة رفع یدیه حتی
تکونا حذو منکبیه و کان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع
ویفعل ذلک اذا رفع رأسه من الرکوع "

اس روایت سے رفع یدین پر بوجوہ استدلال درست نہیں اولاً اس
لئے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے شاگرد حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے
کئی سال عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی اور کبھی آپ کو رکوع کے
وقت رفع یدین کرتے نہیں دیکھا جب کسی راوی کا عمل اپنی روایت کردہ
حدیث کے خلاف ہو تو اس کی روایت ساقط ہو جاتی ہے اس سے استدلال اور
اس پر عمل جائز نہیں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

گفت سالہا خلف ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز گزاردم
و ہرگز ندیدم کہ رفع یدین کرد الا نزد افتتاح عمل بایں
حدیث ساقط باشد زیرا کہ مقرر شدہ است در اصول
حدیث کہ چوں راوی برخلاف روایت خود عمل کند
عمل بایں روایت ساقط گردد (شرح سفر السعادت)

حضرت مجاہد نے فرمایا ہے میں نے کئی سال عبداللہ بن عمر ؓ کی اقتداء
میں نماز ادا کی ہے۔ میں نے انہیں ابتداء نماز کے علاوہ ہرگز رفع یدین
کرتے نہیں دیکھا، عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت پر عمل نہیں ہو سکتا کیونکہ علم
اصول حدیث میں یہ بات ثابت اور طے شدہ ہے کہ جب راوی کا عمل اپنی
روایت کردہ حدیث کے خلاف ہو تو اس حدیث سے عمل ساقط ہو جاتا ہے۔

علامہ جلال الدین خوازمی فرماتے ہیں۔

" والراوی اذا عمل بخلاف ما روی سقط روایته "(الکفایة ج ۱)

راوی جب اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف عمل کرے تو اس کی روایت ساقط ہو جاتی ہے۔

ثانیاً: اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد رأیت رسول اللہ ﷺ جملہ ماضویہ ہے اور جملہ ماضویہ کی دلالت صرف اس پر ہوتی ہے کہ نفس میں امر مذکور کا وقوع اور حدوث ایک بار ہو گیا ہے دوام و بقا پر جملہ ماضویہ دلالت نہیں کرتا مزید برآں رفع یدین سے متعلق دوام و بقاء کی نفی پر روایات موجود ہیں پھر کس طرح اس روایت سے رفع یدین کے بقاء پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

مسند ابی یعلی میں ہے۔

"ان النبی ﷺ کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیه ثم لا یرفع حتی ینصرف"

بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین فرماتے پھر رفع یدین نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے تھے۔ (مسند ابی یعلی ج ۳)

ثالثاً: رأیت رسول اللہ ﷺ قضیہ مطلقہ عامہ ہے غیر مقلدوں نے لاعلمی سے اس کا مفہوم دائمہ مطلقہ کا مفہوم سمجھ لیا اور غلط استدلال کے مرتکب ہوئے

اثبات مدعیٰ اور ازالہ شکوک و شبہات کی پوری کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین بحق طٰہٰ یٰسین

محمد یعقوب ہزاروی

۲۰ مارچ ۲۰۰۷ء

مطبوعات ضیاء العلوم پبلی کیشنز
راولپنڈی - پاکستان